نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

سی ٹی بی ٹی پر دستخط... قومے فروختند وچہ...؟

ہمارے ملک کے حکام اور نااہل حکمرانوں نے اپنے دورِ اقتدار میں ملک وملت کا اپنے غیر دانشمندانہ اقدامات کیوجہ سے جو ستیاناس کیا ہے اور کررہے ہیں اس کی نظیر ملک کی سیاسی تاریخ میں نہیں ملتی۔ جن لوگوں کو ان سے یہ توقعات اور امیدیں وابستہ تھیں کہ کم سے کم ملک کی بدترین معاشی اور اقتصادی صورتحال سے یہ لوگ بحسن وخوبی نبرد آزما ہوں گے اور ملک کی اقتصادی لحاظ سے ڈوبتی کشتی کو ساحل عافیت پر لگادیں گے لیکن صد افسوس کہ ان ناخداؤں نے ہی ملک وملت کی ناؤ کو قعرِ مذلت میں ڈبو دیا۔

حکومت کا ایک اور تازہ شرمناک کارنامہ یہ ہے کہ ابھی اقتصادی پابندیوں کے دو ماہ بھی نہیں ہوئے ہیں اور ابھی اس کے اثرات بھی مرتب نہیں ہوئے کہ اربابِ اقتدار نے سی ٹی بی ٹی (CTBT) یعنی (پروانہ موت) پر دستخط کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ اب تک تو حکومتی ظالمانہ اقدامات ہم سب نے خندہ پیشانی سے سہے ہیں لیکن اب یہ لوگ ملکی حمیت قومی غیرت، خودداری، عزت نفس، وقار اور خودی کو یہود و ہنود امریکہ اور دیگر اسلام دشمن طاقتوں کے ہاتھوں میں گروی رکھنے کا ارادہ ظاہر کررہے ہیں اور پاکستانی غیرت مند قوم کو ذلت ورسوائی سے بھرپور "سودا" قبول کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ وہ قوم جس نے ابھی حال ہی میں اپنی منزل کے تعین کی جھلک دیکھی تھی اس کو جادہ ومنزل تو کجا بلکہ ٹانگوں سے ہی محروم کیا جارہا ہے۔ ہم جو ایک واحد اسلامی ایٹمی قوت بن چکے ہیں پھر حالیہ ایٹمی دھماکوں نے پورے عالم اسلام کو ایک تازہ توانائی بخشی ہے۔ نااہل حکمران اتنی جلدی ہی اپنی عظمت وشوکت کے بلند پرچموں کو دشمنانِ اسلام وپاکستان کے سامنے سرنگوں کرنے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف ہیں۔ اور ایک جیتی بازی کو شکست میں تبدیل کرنے کی داؤپیچ میں لگے ہوئے ہیں۔ آج پوری قوم حکمرانوں سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہے کہ دو ماہ قبل آپ نے جو خود انحصاری اور خود داری کے بلند بانگ دعوے کیے تھے اور اپنی بے جان اور پھیکی تقریروں میں علامہ اقبالؒ کے گرم اور ایمان افروز اشعار سے جان ڈالنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ آج ہمارے نااہل حکمرانوں کے اس "طائرلاہوتی" کے پر پرواز سے قبل اتنی جلدی کیسے ٹوٹ گئے؟ کیا پاکستانی قوم لیبیا، سوڈان، ایران، عراق اور کوریا کے اقوام سے کمتر ہے؟۔ وہ لوگ تو کئی سالوں سے ہرطرح کی سخت تکالیف برداشت کررہے ہیں۔ ہمارے پائے استقلال کیوں اتنی جلدی اکھڑ گئے؟۔ پیٹ پر پتھر

باندھنے کے حوصلے دینے والے آج اپنی خوداری اور غیرت ایمانی کو ایک کف جو اور خوشہ گندم کے عوض بیچنے پر تیار نظر آرہے ہیں۔ ع قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

لیکن ناعاقبت اندیش حکمرانوں کو ہم یاد دلاتے ہیں کہ ہم کسی بھی قیمت پر اپنی موت کے پروانے اور ذلت ورسوائی کے محضرنامے پر دستخط نہیں کرنے دیں گے۔ بھوکے مرتے ہیں تو مرجائیں لیکن قومی و ملی عزت وناموس پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے متعلق ہندوستان کی پالیسی ہر لحاظ سے ہم سے بہتر ہے۔ انہوں نے امریکہ اور اقوام متحدہ پر واضح کردیا ہے کہ ہمیں بھی اپنی خوداری عزیز ہے اور تم بھی پانچ ملکوں کی ایٹمی قوت ہونے پر اجارہ داری ختم کرو یا ہندوستان کو بھی ایٹمی کلب میں شامل کرلیں اور یا پھر سلامتی کونسل میں ہندوستان کیلئے مستقل نشست دیجائے۔ ادھر ہمارے بے ضمیر امریکی ... وطن فروش وملی حمیت سے عاری حکمران بغیر کسی شرط کے صرف ایک موھوم اقتصادی ریلیف یا چند ڈالروں کے عوض اپنے ملک کا سب کچھ داؤ پر لگا رہے ہیں اور ایک زندہ وتابندہ قوم کو معاہدے کے بعد اپاہج بنایا جارہا ہے۔ ریلیف سے اتنا فائدہ ہوگا کہ میاں صاحب کی موجودہ حکومت کے ایوان اقتدار کے گرتے ہوئے ستونوں کو عارضی طور پر سہارا مل تو جائیگا لیکن ساری عمر کیلئے قوم عالم کفر کے خونخوار درندوں کے سامنے بے بس ہوجائے گی۔ اور ہمارے ایٹمی پلانٹس ، نیوکلیئر پروگرامز رول بیک کردیے جائینگے اور ان مراکز میں ایسے حساس مانیٹرنگ آلات نصب کیے جائیں گے جو ایک معمولی جنبش اور باریک حرکت کو بھی محسوس کریں گے۔ ہمارے ایٹمی مراکز ہمیشہ کیلئے یہود ونصاریٰ کے ناپاک قدموں کی زد میں رہیں گے۔ مغرب اورامریکہ عالم اسلام کو ایک بار پھر مایوسیوں کی اتھاہ تاریکیوں میں جائیگا۔ ہم جو اکیسویں صدی میں واحد اسلامی ملک اور ایک نئی شان اور آن بان کیساتھ دیگر ترقی یافتہ قوموں کی شانہ بشانہ داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اس سے یہ خواب بھی چکناچور ہوجائیگا۔ اس انتہائی اہم ترین اور نازک ایشو پر ہم زعماء قوم سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ حکومت کو ملی خودکشی کے اس خطرناک اقدام سے روکیں بلکہ ان کے ناپاک اور سیاہ ہاتھوں کو جو (CTBT) دستخطوں کیلئے ہر لحہ بڑھتے جارہے ہیں ان کو باز رکھیں اور اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو ان ہاتھوں کو توڑ دیں...... اس وقت پاکستانی قوم کی نظریں اور عقلیں امریکی ڈالرز اور گندم پر نہیں بلکہ قومی اور ملی غیرت ، ایمانی جذبہ اور درخشاں مستقبل پر مرکوز ہیں۔ اگر ملت کی تقدیر کا فیصلہ کسی ملک کی فراہم کردہ گندم کی چند بوریوں سے وابستہ ہو۔ تو اس ذلت کی زندگی سے موت ہزار مرتبہ بہتر ہے۔ علامہ اقبالؒ کے ایمان افروز شعر کا یہی اصل موقعہ و محل اورتقاضہ ہے۔ کہ

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی